روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 6 ستمبر 2002ء 27 جمادی الثانی 1423 ہجری- 6 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 203

خدمت وطن

آنحضرت ﷺ نے اہل وطن کو ظلم سے روکنے کیلئے دعویٰ نبوت سے پہلے معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی اور بعد میں بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس معاہدہ کی سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہے اور اگر اسلام میں بھی مجھے اس معاہدہ کی طرف بلایا جائے تو میں اسے قبول کروں گا-

(سیرت ابن ہشام جلد1 ص134- باب حلف الفضول)

دفاع وطن میں فرزندان احمدیت کے شاندار کارنامے اور منفرد اعزازات

پاکستان کی تاریخ میں ناقابل فراموش معرکوں کی عظیم الشان داستان کی جھلکیاں

جماعت احمدیہ نے قائداعظم محمد علی جناح کی سرکردگی میں قیام پاکستان کے لئے نمایاں کردار ادا کرنے کے بعد دفاع واستحکام پاکستان میں شاندار کارنامے سرانجام دیئے- جرأت وبہادری اور فتح وظفر کی داستانوں میں احمدی صف اول میں شامل رہے بلکہ ایسے نئے ریکارڈ قائم کئے جو آج تک منفرد حیثیت رکھتے ہیں-

محاذ کشمیر اور جماعت احمدیہ	فرقان بٹالین 1948ء محاذ کشمیر پر سرحدوں کا دفاع کرنے والی رضا کار بٹالین تھی- جس کو دفاع وطن میں شہادتیں پیش کرنے کا بھی اعزاز ملا- کسی مذہبی جماعت کی نمائندگی کرنے والی یہ واحد بٹالین تھی-
واحد شہید جنرل	منفرد اعزازت کے مالک میجر جنرل افتخار جنجوعہ میدان جنگ میں شہید ہونے والے واحد پاکستانی جنرل ہیں-
65ء کی جنگ میں تین ہلال جرأت	65ء کی جنگ ستمبر میں تین احمدی فوجی افسروں جنرل اختر حسین ملک بریگیڈیئر عبدالعلی ملک اور بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ کو ہلال جرأت کے اعزازات سے نوازا گیا-
دودفعہ ہلال جرأت کا اعزاز	بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ کو 65ء کی جنگ میں رن کچھ کے فاتح کی حیثیت سے اور 71ء کی جنگ میں بطور میجر جنرل شہادت پر ہلال جرأت کے اعزازات سے نوازا گیا- اور چھمب کا نام افتخار آباد رکھا گیا-
ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ کا ہیرو	سیالکوٹ کے محاذ پر 1965ء میں بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل بنے) کو جنگ عظیم دوم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑنے اور جیتنے کا اعزاز ملا- نیز محاذ چونڈہ پر شاندار کارنامے سرانجام دے کر ایک نئی تاریخ رقم کی-
جنگ ستمبر کا پہلا ہلال جرأت	جنرل اختر حسین ملک کو تیز رفتاری سے چھمب جوڑیاں علاقہ فتح کرنے پر 65ء میں پہلا ہلال جرأت دیا گیا-
امرتسر راڈار کی تباہی	65ء کی جنگ میں ایک احمدی مجاہد سکوارڈن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد جان کی بازی لگا کر امرتسر کا اہم راڈار تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے-

ہلال جرأت کے حامل دو بھائی	65ء کی جنگ میں دو سگے بھائیوں جنرل اختر ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل بنے) کو ہلال جرأت سے نوازا گیا-
زخمی جرنیل	میجر جنرل ناصر احمد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ جنرل رینک کے واحد جرنیل ہیں جو محاذ جنگ پر زخمی ہوئے-
زخمی کرنل	71ء کی جنگ میں لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد اس رینک کے زخمی ہونے والے واحد آفیسر اور پھر جنگی قیدی بنے-
آٹھ ٹینکوں کی تباہی	آفیسر لیفٹیننٹ محمود احمد زبیری نے چھمب سیکٹر میں آن واحد میں دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ کئے اور جان کا نذرانہ پیش کیا-
محاذ کھوکھراپار پر یلغار روکنا	میجر جنرل ناصر احمد نے 71ء کی جنگ میں اہم محاذ کھوکھراپار پر دشمن کی یلغار روکنے کا اعزاز حاصل کیا-
بین الاقوامی محاذ کے ہیرو	سفارتی میدان میں پاکستان کے لئے شاندار کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیرو سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہیں جنہوں نے مسئلہ کشمیر پر قراردادیں پاس کروائیں-
سائنس اور ٹیکنالوجی کے ہیرو	پاکستان کے قابل فخر ہیرو واحد نوبیل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جنہوں نے پاکستان میں سائنس وٹیکنالوجی اور اٹامک پاور کیلئے بے مثل اور کلیدی خدمات سرانجام دیں-

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1932ء (1)

8 جنوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پیغام احمدیت پہنچانے کی زبردست تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر سال لاکھوں آدمی جماعت میں شامل ہونے چاہئیں۔ نیز حضور نے تحریک دعوت الی اللہ کی کامیابی کی خاطر تمام اندرونی جھگڑوں کو مٹانے کی تحریک فرمائی۔

21 جنوری تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں حضور کی شرکت اور خطاب

29 جنوری حضور کا سفر لاہور۔

5 فروری صوبہ سرحد کے مسلمانوں پر مظالم کے خلاف آل انڈیا مسلم کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق قادیان میں بھی یوم سرحد منایا گیا اور مظالم کے خلاف پر امن احتجاج کیا گیا۔

5 فروری حضور نے مسلمانان کشمیر کے لئے ایک پائی فی روپیہ چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔

13 فروری حضور نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس لاہور کی صدارت فرمائی۔

فروری حکومت کی طرف سے اخبار انقلاب پر بعض پابندیاں اٹھانے کے لئے حضور نے گورنر پنجاب کے نام خط لکھا۔

یکم تا 14 مارچ حضور کا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس دہلی میں شرکت کے لئے سفر

6 مارچ لندن میں ہونے والی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے متعلق حضور نے مسلمانوں کو اپنی تجاویز سے نوازا۔

9 مارچ حضور نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس لاہور کی صدارت فرمائی۔

25 تا 27 مارچ مجلس مشاورت۔ احمدیہ کور قائم کرنے کی تجویز پاس کی گئی۔

مارچ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے فلسطین سے سہ ماہی رسالہ البشارۃ الاسلامیہ جاری کیا۔

مارچ قادیان میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے السنہ مشرقہ کے امتحانات کا سنٹر مقرر کیا گیا۔

4 اپریل حضور نے قادیان کے نئے محلّہ دارالانوار کی بنیاد رکھی۔

17 اپریل حضرت قریشی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

20 اپریل حضرت عبدالقادر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

20 اپریل قادیان کے حاضر الوقت 300 رفقاء مسیح موعود نے ذکر حبیب کے ایک جلسہ میں شرکت کر کے مسیح موعود کے واقعات سنائے۔

25 اپریل حضور نے محلّہ دارالانوار میں اپنی کوٹھی 'دارالحمد' کی بنیادی اینٹ رکھی جو دسمبر میں مکمل ہوئی نیز کئی دوسرے بزرگوں کے مکانوں کا سنگ بنیاد رکھا۔

25 اپریل حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے نئے دفاتر کا افتتاح فرمایا۔

یکم تا 12 مئی حضور کا سفر ڈیرہ دون۔

9 مئی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی کوششوں سے کشمیری لیڈروں کو رہا کر دیا گیا۔

مرے وطن

تری طلب، تری خوشبو، ترا نمو بولے
مرے وطن مری رگ رگ میں صرف تُو بولے

نَفَس نَفَس تو مرے سانس کی گواہی دے
ترے بدن میں مرا دل، مرا لہو بولے

صدا کی لہریں ہم اک دوسرے کے گرد بُنیں
میں قریہ قریہ پکاروں، تُو کوبکو بولے

میں حرف حرف سجالوں صحیفۂ دل پر
تو برگ برگ سرِ شاخِ آرزو بولے

وہ دن بھی آئے کہ لکھوں میں شش جہت ترا نام
ترا علَم، تری سج دھج بھی چار سُو بولے

وہ دن بھی آئے کہ مہکے ترا گلاب شباب
چمن چمن ترا اندازِ رنگ و بُو بولے

وہ دن بھی آئے کہ لکھا ترا امر ٹھہرے
جو تو کہے وہی دنیا بھی ہوبہو بولے

نشانِ حرمت و تقدیسِ حرف جب تجھ سے
کوئی بھی بولنا چاہے تو باوضو بولے

مرے وطن سرِ مینارِ نور تا بہ ابد
تو چاند بن کے اندھیروں کے روبرو بولے

خموش کیوں ہے یہ مسکن قلندروں کا رشید
کوئی تو وجد میں آئے، کوئی تو ہُو بولے

رشید قیصرانی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دفاعِ پاکستان میں احمدیوں کی بے مثال قربانیاں

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ جب بھی ملک کی حفاظت کا مسئلہ پیش آیا۔ احمدیوں نے اپنے وطن پر اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔

جنرل اختر حسین ملک نے چھمب کے محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔ اور جنرل عبدالعلی نے چونڈہ کے تاریخی محاذ پر دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی لڑی۔ اور اپنے ملک پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ 1965ء میں رن کچھ کے محاذ پر بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور دسمبر 1971ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے کے بعد کشمیر کے محاذ پر جان قربان کر دی۔ میجر قاضی بشیر احمد، میجر منیر احمد، سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین۔ فضائی ریکارڈ قائم کرنے والے فلائٹ آفیسر شمس الحق لیفٹیننٹ ممتاز انور لیفٹیننٹ خالد کڑک وغیرہ نے اپنا خون دے کر جذبہ حب الوطنی کی داستانیں رقم کیں۔ 1948ء میں راجستھان سیکٹر میں میجر جنرل ناصر احمد نے دشمن کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ وطن کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہو گئے۔

قابل غور بات ہے کہ 1948ء سے لے کر دسمبر 1971ء کی جنگ تک پاکستان کی افواج کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل کے عہدے کے صرف دو افراد نے جان پیش کی یا زخمی ہوئے۔ یہ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھے ذیل میں ان جنگی ہیروز میں سے چند کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے۔

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بہت سے احمدی جانبازوں نے جرأت بہادری اور جنگی مہارت کی مثالیں قائم کیں۔ فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق ستارہ جرأت نے ایک جھڑپ میں دشمن کا ایک ایس یو 7 طیارہ اور دو ہنٹر طیارے مار گرائے اور اپنے مشن میں کامیاب رہے۔

لیفٹیننٹ ممتاز انور ستارہ جرأت نے بدر جہاز جو ٹوٹ پھوٹ چکا تھا اس کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور تین دن رات مسلسل کھڑے رہ کر جہاز کو خطرے سے نکالا اس کے علاوہ بہت سے احمدی افسران نے قربانیاں دیں۔

ایک تاریخ ساز پاکستانی جرنیل

اختر حسین ملک ہلالِ جرأت

1965ء میں کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو جو ایک پیدل ڈویژن کے آفیسر کمانڈنگ تھے۔ کارروائی کرنے کا فرض سونپا گیا۔ آپ نے اس کام کو انجام دینے کے لئے اپریشن جبرالٹر کا منصوبہ تیار کیا اور اس پر عمل درآمد کیا۔ اس محاذ پر چھمب میں بھارتی مورچے غیر معمولی طور پر مضبوط تھے اور وہاں ایک طاقتور فوج متعین تھی۔ جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کیا اور بھارتی گیریژن کو اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستانی جرنیل کے پاس جو فوج تھی وہ عملاً ایسی کارروائی کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ بھارتی قلعہ بندیوں کو تباہ کن ضربیں لگانے اور انہیں برباد کرنے کی کارروائی جنرل آفیسر کمانڈنگ کے بہادرانہ منصوبے بنانے اور کارروائی میں غیر معمولی قیادت کی رہین منت تھی۔ انہوں نے اس مشکل کام کو دلیرانہ طور پر اور ذاتی جرأت کے ساتھ انجام دیا اس پر بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت عطا کیا گیا۔

1965ء کی جنگ میں جرأت بہادری اور ذہانت سے جنرل اختر حسین ملک نے کام لے کر عسکری تاریخ میں جس نئے باب کا اضافہ کیا ہے اس کے بارے میں میجر جنرل سرفراز خان ہلال جرأت ملٹری کراس جو 1965ء کی جنگ میں لاہور محاذ پر کمانڈنگ آفیسر تھے لکھتے ہیں۔

"جس ہنر مندی سے اختر ملک نے چھمب پر اٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیں۔ کیونکہ چھمب کے بعد دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے۔ اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے مگر ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ پکی پکائی پر یحییٰ خاں کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا یحییٰ خان کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا۔ لیکن نقصان کس کا ہوا۔ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا کمانڈ کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہو گئے۔"

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1986ء)

میجر نادر پرویز سابق وزیر و ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں۔

میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینیئس تھے وہ ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے جنرل اختر ملک نے وہاں بھی اپنا سکہ منوایا وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جنرل ہے۔ 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی۔ اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آ جاتا اگر اکھنور قبضے میں آ جاتا تو سیالکوٹ محفوظ ہو جاتا۔ کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کمیونی کیشن تھی۔

(الیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار ص 20)

ایک اور اعلیٰ سابق فوجی آفیسر اور جنگی امور کے ماہر لکھنے والے بریگیڈیئر ریٹائرڈ امجد چوہدری جنرل اختر حسین ملک کی اعلیٰ فوجی مہارت اور منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اپریشن جبرالٹر ایک جرأت مندانہ اقدام تھا۔ جس نے کئی گنا بڑی طاقت کے تارو پود کو بکھیر کر رکھ دیا۔ اور اس کی لاتعداد فوج میں کھلبلی مچا دی۔ ہمارے کئی جانباز سرینگر اور اس سے بھی آگے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے.........

(جنگ لاہور 6 ستمبر: دفاع پاکستان نمبر 1984ء)

ایک اور جنگی ماہر میجر شیخ غلام نصیر صاحب کی ماہرانہ رائے پیش ہے۔

"پاکستانی افواج کے پہلے حملے سے بھارتی افواج بدحواس ہو گئیں اور اپنے کنکریٹ کے مورچے چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں بھارتی فوجی اپنی توپیں چھوڑ گئے۔ توپوں کے اندر سے گولے بھی نہ نکال سکے۔ بھارتی بکتر بند فوج نے ٹینکوں کو چلتا چھوڑ دیا۔ غرض تمام افواج میں پسپائی کا عالم تھا اور پاکستانی افواج ان کا پیچھا کر رہی تھیں۔ اکھنور چند میل کے فاصلے پر تھا۔ جس پر قبضے کا بندوبست پہلے سے ہو چکا تھا مگر افسوس ہمیں اس وقت کمانڈر کی تبدیلی کا حکم پہنچ گیا جنرل اختر ملک کی جگہ جنرل یحییٰ خان تشریف لے آئے۔"

(1965ء کی جنگ چند حقیقتیں چند یادیں روزنامہ جنگ 30 اگست 1984ء ص 3)

لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک

ہلالِ جرأت

ستمبر 1965ء کی جنگ کی دوسری بڑی لڑائی دفاعی نوعیت کی تھی۔ جس میں ہندوستانی ٹینکوں کی خطرناک یلغار کو بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے ایک معمولی فورس کے ساتھ چونڈہ میں اس شان استقامت اور اس جرأت سے روکا کہ آج تک بڑے بڑے فوجی جرنیل ان کی اس جرأت پر حیران ہیں۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو ان کے ڈویژنل کمانڈر نے تو یہ حکم دیا تھا کہ چونکہ یہ حملہ اتنا بڑا ہے کہ اس معمولی فوج کے ساتھ تم اسے روک نہیں سکو گے اس لئے پیچھے آ جاؤ مگر اس بہادر احمدی جرنیل عبدالعلی ملک نے کہا اگر میں نے ایسا کیا تو سیالکوٹ کے اہم ترین خطے پر دشمن کا قبضہ ہو جائے گا اس لئے مجھے اجازت دی جائے میں دشمن کی اس یلغار سے چونڈہ میں ہی نمٹنے کی کوشش کروں۔

اس سلسلہ میں مشہور جنگی وقائع نگار اور 65ء اور 71ء کی جنگوں میں سب سے زیادہ لکھنے والے صحافی جناب عنایت اللہ مدیر ماہنامہ حکایت لکھتے ہیں:۔

جنرل عبدالعلی ملک ستمبر 1965ء کی جنگ میں بریگیڈئر کی حیثیت سے لڑے تھے ان کے ڈویژن کمانڈر میجر جنرل اسماعیل نے دشمن کی بکتر بند طاقت سے گھبرا کر انہیں حکم دیا تھا کہ پیچھے ہٹ جائیں اور سیالکوٹ کو خالی کر دیں۔ تو جنرل عبدالعلی ملک نے ان کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ انہوں نے ریوالور نکال کر اپنے ڈویژن کمانڈر سے کہا تھا کہ مجھے زبردستی پیچھے ہٹنے کا حکم دو گے تو پہلی گولی تم پر چلاؤں گا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک پیادہ بریگیڈ اور صرف ایک ٹینک رجمنٹ سے بھارت کے بکتر بند ڈویژن کو تین دن روکے رکھا تھا۔

(ماہنامہ حکایت فروری 1974ء ص 2)

وطن کے اس مایہ ناز سپوت نے چونڈہ میں ہی دشمن پر اس جرأت اور مردانہ وار بہادری سے حملے کئے کہ بھارت کی مایہ ناز افواج اور فخر ہند نامی ٹینکوں کی ڈویژن جس کے ٹینکوں کا نام ہی Black Elephant رکھا گیا تھا اس کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اور چونڈہ کو بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔ اپنے سے کئی گنا تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود بھارتی افواج چونڈہ میں ایک قدم آگے نہ بڑھ سکیں اس جرأت بہادری شجاعت اور جذبہ حریت اور جیالے پن کے اعتراف کے طور پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو جنگ کے دنوں میں محاذ جنگ کے قریب ترین مقام پر بہادری کے دوسرے اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت سے نوازا گیا۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ای اے ایس بخاری نے چونڈہ کے محاذ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد جنرل عبدالعلی ملک کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"بریگیڈیئر ملک عبدالعلی جو کہ محافظ چونڈہ کہلاتے ہیں اور 24 بریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ خوب جانتے تھے اور یہ سچ ہے کہ اگر چونڈہ دشمن کے ہاتھ آ جاتا تو سب کچھ دشمن کے ہاتھ آ جاتا۔ مگر کافی مار پیٹ کے بعد دشمن ملک عبدالعلی کو مغلوب نہ کر سکا اور نہ ہی چونڈہ لے سکا۔ عبدالعلی ملک کے متعلق ایک تراشہ پیش خدمت ہے ایک فوجی صاحب جو چونڈہ میں موجود تھے لکھتے ہیں۔

"یہ حقیقت ہے کہ عبدالعلی ملک بذات خود ایک آرمرڈ ڈویژن کے برابر تھے بات خود رنگ کا یکہ تھے اور صرف خود"۔

جب جنگ کی شدت میں ذرا کمی ہوئی تو فیلڈ مارشل ایوب خان صاحب پسرور تشریف لائے اور انہوں نے افسروں سے خطاب کے دوران کچھ یہ الفاظ استعمال کئے۔

’’چونڈہ کے معرکے میں کیا ہوا (یہ تو سب کو معلوم ہے) ہندوستانیوں نے زبردست حملہ کیا۔ اور دو ڈویژنوں سے مگر علی وہاں موجود تھا۔ اس کا انگریزی متن شاید زیادہ مؤثر رہے گا۔

Refering to Battle of Chwinda F.M.Ayub Khan said..... look what happened here in Chwinda. He said "The Indians attacked but Ali was there"

چونڈہ پر آخری حملہ اور ناکام کوشش ہندوستانی آرمڈ ڈیواور 6 ڈویژن نے کی اور یہ عجیب لگتا ہے کہ عبدالعلی ملک نے چند ٹینکوں اور دو کمپنیوں سے اس بھرپور حملے کو پسپا کر دیا شائد کوئی اور کمانڈر اتنا بڑا خطرہ (Risk) مول نہ لیتا۔

اس لڑائی کو جس میں اعداد و شمار کے لحاظ سے اتنا عدم توازن تھا ہندوستانی جارحیت کے سیلاب کو روک لینا ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 12 مئی 1997ء ص7)

ہمت اور جرأت کا پیکر میجر جنرل

افتخار جنجوعہ ہلالِ جرأت

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے جس نے پہلے 1965ء میں رن کچھ کے میدان جنگ میں ہندوستان کو شکست فاش دی۔ جس بریگیڈ نے یہ میدان سر کیا اور دشمن وطن کو نیست و نابود کر دیا اس کی طاقت کے گھمنڈ کو خاک میں ملا دیا۔ اس کی کمان بریگیڈیئر افتخار کر رہے تھے۔

بریگیڈیئر افتخار نہ صرف لڑائی میں زخمی ہوئے بلکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کا مقابلہ کیا اس ذاتی شجاعت اور بہادری کے صلے میں حکومت پاکستان نے آپ کو بہادری کا دوسرا بڑا اعزاز ہلال جرأت عطا کیا۔

میجر جنرل فضل مقیم اپنی کتاب المیہ پاکستان 1971ء میں لکھتے ہیں۔

’’5 دسمبر 1971ء میں چھمب کے سیکٹر میں میجر افتخار کی کمان میں 23 ڈویژن کو جو مشن سونپا گیا تھا اس کے مطابق اسے دریائے توی تک کا علاقہ دشمن سے صاف کرنا تھا۔ لیکن 23 اے کے بٹالین اپنے جوانوں سمیت اور پرعزم کمانڈنگ آفیسر کی کمان میں دریا عبور کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ جس کا دفاع دشمن نے انتہائی مضبوطی سے کیا ہوا تھا............ جواں ہمت اور جانباز ڈویژن کمانڈر افتخار نے ہمت نہ ہاری وہ ایسی شخصیت نہیں تھے جو دشمن کو چین لینے دیں۔ بھارتی فوج اس زبردست حملے کی تاب نہ لا کر بعجلت تمام پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوگئی اور پسپا ہو کر افراتفری کے عالم میں راہ فرار اختیار کرتے ہوئے اپنے پیچھے جنگی ساز و سامان اسلحہ کے ڈھیر تقریباً ایک سکواڈرن کے برابر صحیح سالم ٹینک اور بہت سی گاڑیاں چھوڑ گئی اور یوں چھمب پر پاکستان کا پرچم لہرا دیا گیا۔

اس وقت یہ ڈویژن مسلسل جنگ کرتے کرتے بہت تھک چکا تھا پھر بھی اس میں ایک شخص تھا جو اب تک تازہ دم نظر آ رہا تھا اور وہ اس کا جنرل تھا۔ بلاشبہ ایسے پرجوش اور باہمت جنرل کے لئے موجودہ قسم کی جنگی ذمہ داری (دفاعی پوزیشن میں رہنے والی) اس کی شخصیت کے مطابق نہ تھی۔ کیونکہ ایسے نڈر اور جوشیلے افسر کے لئے نچلا بیٹھنا ایک مشکل کام تھا۔ 10 دسمبر کو جو ہیلی کاپٹر جنرل کو اگلے مورچوں کی طرف لے جا رہا تھا اسے ایک ناخوشگوار حادثہ پیش آیا اور پاکستان کے یہ بہت ہی اچھے جنرل ہسپتال جاتے ہوئے راستہ میں دم توڑ گئے۔

(پاکستان کا المیہ 1971ء ص 282 تا 308)

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستانی فضائیہ نے جس جرأت بہادری اور فقید المثال انمٹ کارناموں کا مظاہرہ کیا ہے ان کو ایک ممتاز جنگی نامہ نگار جان فریکر نے اپنی کتاب میں محفوظ کیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ جنگ پاکستان 1965ء میں فضائی معرکہ کے عنوان سے جناب لطیف احمد خان نے کیا ہے انہوں نے جنگ کی تفاصیل ڈائری کی صورت میں درج کی ہیں۔ احمدیت کے نامور سپوت خلیفہ منیر الدین احمد کی جرأت اور بہادری کا ذکر کرتے ہوئے ’’امرتسر راڈار کا معرکہ‘‘ کے زیر عنوان لکھا ہے۔

سکواڈرن لیڈر منیر الدین کو پاک فضائیہ میں منیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ اپنی فضائیہ کے مقبول ترین افسروں میں سے ایک تھا۔ 1965ء میں نسبتاً فربہ جسامت سفیدی مائل سیاہ بالوں اور من موجی طبیعت کی بناء پر نوجوان ہوابازوں کے درمیان انہیں بزرگوار کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن منیر نے تیز رفتاری کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ چاق و چوبند افراد بھی ان کا مقابلہ نہ کر پائے۔

سرگودھا ونگ اپریشن آفیسر کی حیثیت سے منیر کو جنرل پروازوں میں شرکت کی ضرورت نہ تھی۔ اور کچھ ہو نہ ہو۔ ان کی لاتعداد انتظامی ذمہ داریاں ان کی صلاحیتوں کو فنا کر ڈالنے کے لئے کافی تھیں۔ لیکن اپنی خاندانی روایت کے مطابق ان کا سب سے بڑا شوق پرواز تھا۔ اور انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنے لئے دن میں ایک اور کبھی کبھی دو جنرل پروازوں کا موقعہ حاصل کر ہی لیا منیر کے بارے میں فضائیہ میں بہت سے قصے مشہور ہیں اپنی روایتی ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ پرواز کے لئے ناموزوں سمجھے جاتے تھے اور یہ ہکلاہٹ ان کے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کچھ زیادہ ہی شدید ہو جاتی۔

جنگ کے ابتدائی دنوں میں جب ان کے ایف 86 سیکشن کا چھمب کے علاقے میں کچھ عجب حالات میں انڈین ایرفورس کے مگ 21 سے سامنا ہو گیا تو منیر ان کے مگ 21 لڑاکا طیاروں میں سے ایک کے اتنے قریب جا پہنچے کہ وہ اس کے بڑے بازو کو ہاتھ لگا سکتے تھے............ ترقی کے امتحانات کے بارے میں بھی منیر کامیابی کے لئے کچھ زیادہ بہتر مظاہرہ نہ کر پائے‘‘۔

لیکن ’’ان کے پاس شیر کا دل تھا اور ان کا عزم بس یوں کہئے جونک کی طرح پیوست ہو جانے والا۔ انہوں نے فضائی دفاعی معرکوں اور تحفظ کی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ لیکن لاہور سے کچھ دور سرحد کے پار امرتسر راڈار اسٹیشن کے بارے میں ان کے ذہن میں ایک جنون طاری تھا۔ اس بڑی تنصیب کو تباہ کرنے کے بارے میں ان کی کیفیت اتنی شدید تھی کہ سرگودھا کے لوگ امرتسر کے راڈار کو منیر کا راڈار کہتے تھے۔ 11 ستمبر کو امرتسر کے راڈار کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرنے کی مہم میں شہادت پائی۔‘‘

جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب

1965ء دفاع وطن کے سلسلے میں جہاں احمدی سپوتوں نے محاذ جنگ پر دلیری، جرأت بہادری اور شجاعت کے انمٹ نقوش ثبت کئے وہاں دفاع وطن کے سلسلہ میں زخمی ہونے والے بہادروں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ اور اپریشن کے سلسلہ میں بھی اپنی فنی مہارت کا ثبوت دیا پاکستانی فوج کے شعبہ سرجری کے نامور سپوت جنرل محمود الحسن نے ان دونوں جنگوں میں زخمی فوجیوں کی جس مہارت اور جانفشانی سے دن رات خدمت کی ہے اس کی ایک ہلکی سی جھلک STN ٹی وی کے 6 ستمبر 1994ء کے پروگرام میں بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) نصرت جہاں صاحبہ نے جنگ ستمبر کی یادیں دوہراتے ہوئے جنرل محمود الحسن صاحب کی خدمات کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ

’’کرنل محمود الحسن جو بعد میں جنرل ہو گئے تھے ان کی ڈیوٹی بھی ہمارے ساتھ تھی انہوں نے بہت محنت سے زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی اور اپریشن کئے تین دن اور تین راتیں ہم مسلسل ڈیوٹی پر رہے اس دوران ہم دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کچھ آرام کر لیتے تھے جب تین دن کے بعد میو ہسپتال سے کچھ ڈاکٹر اور نرسیں آئیں تو ہم کو آرام کا موقعہ ملا۔ ہم نے کمر کو تختہ ہونے کا سنا تھا۔ اس دن تختہ بنے محسوس بھی کیا۔ اور ہم دیوار کا سہارا لے کر بیٹھتے تھے کمر اس حد تک اکڑ چکی تھی‘‘۔

روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1994ء کے دفاع ایڈیشن میں بھی بریگیڈیئر نصرت جہاں صاحبہ نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

آپ صدر پاکستان کے مشیر سرجری بھی رہے اور آخر پر ڈائریکٹر سرجری کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزنامہ ’’جنگ لندن‘‘ کو اپنے ایک انٹرویو میں احمدی فوجی افسران کا ذکر یوں فرمایا۔

مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ شہداء میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں۔ جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبدالعلی ملک تھے............ پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیئر افتخار تھے یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بددیانت لوگ ہیں!! کہ جب جان کی بازی لگانے سر دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد، جرنیلوں کی تعداد، تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن 27 ستمبر 1988ء)

غرضیکہ احمدی نوجوان دفاع وطن کے ہر محاذ پر سینہ سپر رہا اور اس نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے وطن کی آن پر آنچ نہیں آنے دی۔ بقول ثاقب زیروی۔

ہر دوڑ میں ہر راہ میں
آگے ہے تیرا نوجوان

ایشیا کا قدیم چڑیا گھر

ایک سروے کے مطابق ایشیا کے قدیم ترین لاہور چڑیا گھر کے جانوروں کی عمریں فضائی آلودگی کے باعث بہت کم ہو گئی ہیں۔ جانور سست اور بیمار رہنا شروع ہو گئے ہیں۔ کئی نایاب جانور فنڈز کم ہونے کے باعث نہیں خریدے جا سکتے۔ یہ چڑیا گھر 130 سال قبل 1872ء میں 192 کنال رقبہ میں بنایا گیا جو ایشیا کا پہلا چڑیا گھر تھا۔ اس میں آج کل 914 اقسام کے جانور اور پرندے ہیں۔ شائقین کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے 1988ء میں 14 لاکھ شائقین نے چڑیا گھر کی سیر کی اور گیارہ سال بعد 1999ء میں یہ تعداد بڑھ کر 24 لاکھ ہو چکی ہے۔ یہاں بہت سے ایسے جانور ہیں جو پاکستان کے کسی اور چڑیا گھر میں نہیں ہیں۔ براعظم ایشیا کے اس قدیم چڑیا گھر میں مسائل اور مشکلات بھی موجود ہیں جن کو حل کرنے کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ اس چڑیا گھر کی سالانہ آمدنی 40 لاکھ روپے ہے۔

(روزنامہ دن میگزین 13- فروری 2000ء)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

حبیب الرحمان زیروی صاحب

اختر ملک اور افتخار جنجوعہ - صدیق سالک کی یادوں میں

صدیق سالک نے اپنی مشہور کتاب ''سلیوٹ'' میں جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ کے ساتھ اپنی یادوں کا تذکرہ کیا ہے اور میجر ضمیر جعفری کی ایک نظم میں بھی بریگیڈیئر افتخار کا تذکرہ ہے قارئین کے لئے یہ اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک

میری ملاقات میجر جنرل اختر حسین ملک سے ہوئی، انہوں نے تعارف میں پہل کی۔ میری ذات میں گہری دلچسپی لی اور کئی سوالات پوچھے یعنی کتنی تعلیم پائی، فوج میں کب آئے، فوج کیسی لگی، پی آر کا محکمہ کیسا ہے؟ وغیرہ! وہیں ناشتے کی میز پر انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ اپنی سٹاف کار میں راولپنڈی جا رہے ہیں وہ ان دنوں مری میں جی او سی تھے۔ انہوں نے مجھے کہا:

Capt Salik! Would you like to Give Me the Pleasure of your Company Up To Rawalpindi?

(کیپٹن سالک! کیا راولپنڈی تک آپ مجھے اپنی محبت سے نوازیں گے)

میں نے سوچا یہ جرنیل خاصا غیر روائتی قسم کا ہے کیونکہ ابھی تک فوج کے متعلق میرا تاثر یہ تھا کہ یہاں رینک اور سنیارٹی کا احساس ہر چیز پر غالب رہتا ہے۔ کوئی جونیئر کسی سینئر سے بے تکلفی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور کوئی سینئر کسی جونیئر کو منہ نہیں چڑھا سکتا، بلکہ ایک ہی رینک میں سینئر اور جونیئر کا احساس اتنا شدید ہوتا ہے کہ سینئر اپنے جونیئر کی زندگی حرام کر سکتا ہے۔ یہاں ایک نہایت سینئر میجر جنرل ایک نہایت ہی جونیئر کیپٹن کو ہمسفری کی دعوت دے رہا تھا۔ میں نے سوچا ایک جنرل کو ممنون کرنے کا اچھا موقع ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

راستے میں وہ مجھ سے میرے پیشے کے متعلق باتیں کرتے رہے مثلاً آج کل کون سے جاپانی کیمرے مقبول ہیں اور وہ جرمن کیمروں کے مقابلے میں کیسے ہیں۔ مووی کیمرہ کونسا اچھا ہے۔ اور اس میں کیسے کیسے لینز (Lens) آ رہے ہیں۔

پھر اسی حوالے سے انہوں نے جنگی وقائع نگار (War Correspondents) اور جنگی فلموں (War Movies) کا ذکر چھیڑ دیا اور مجھے اعتراف ہے کہ ان تمام موضوعات پر ان کی معلومات مجھ سے کہیں زیادہ جدید اور معتبر تھیں۔ (مجھے شک ہونے لگا کہ یہ شخص کہیں آئی ایس پی آر کا ڈائریکٹر نہ بن جائے)۔

میں ایک عرصے تک اس سفر کے نشے میں رہا اور کئی دوستوں سے جنرل اختر ملک کی گفتگو اور وسیع معلومات کا ذکر کرتا رہا۔

مجھے آئی ایس پی آر کے گڑھے میں لوٹے بمشکل چند روز ہوئے تھے کہ ایک اور دورہ نکل آیا۔ اس کا رخ آزاد کشمیر کی طرف تھا، ہوا یوں کہ اقوام متحدہ کی طرف سے ایک ٹیم آئی۔ جو کشمیر کے پس منظر میں ایک فلم بنانا چاہتی تھی، اس کا سیاق وسباق یہ بتایا گیا کہ امریکی انتظامیہ پر امریکی ٹیکس دہندگان کی طرف سے یہ دباؤ ہے کہ امریکہ کیوں ہر سال ایک خطیر رقم اقوام متحدہ کے فنڈ میں دیتا ہے۔ جب کہ اقوام متحدہ حالی امن کے بارے میں جو اس کا بنیادی مقصد ہے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کر رہی۔ اس کا جواب یہ سوچا گیا کہ اقوام متحدہ کے Peace Keeping Role پر ایک فلم بنائی جائے جو امریکی عوام پر بالخصوص اور دیگر اقوام پر بالعموم اقوام متحدہ کی افادیت واضح کر سکے۔ اس مقصد کیلئے جو Locale منتخب کیا گیا وہ کشمیر کا تھا یعنی ان کی نظر میں اگر 1949ء سے 1964ء تک کشمیر میں ٹس سے مس کے علاوہ کوئی باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی تو اس کا کریڈٹ اقوام متحدہ کو جاتا ہے جس کے مبصرین سیز فائر لائن کے دونوں طرف تعینات ہیں۔

اس پانچ رکنی ٹیم میں بڑے بڑے لوگ شامل تھے جن میں دو کے نام مجھے ابھی تک یاد ہیں۔ ایک اسکرپٹ رائٹر تھے ''یوجین برڈک جو اپنی کتاب "The Ugly American" کے مشترکہ مصنف (Cot Author) کے طور پر بہت مشہور ہوئے تھے اور دوسرے تھے مشہور فلم ڈائریکٹر ڈیوڈلین جنہوں نے بائی گراس اور Bridge on The River Kawai جیسی لافانی فلمیں ڈائریکٹ کی تھیں۔ اس ٹیم نے آزاد کشمیر کے شمال سے لے کر جنوب تک سیز فائر لائن کے ساتھ ساتھ سفر کرنا تھا اور فلم بنانے کے امکانات کا جائزہ لینا تھا۔ مجھے اس ٹیم کے ساتھ جی ایچ کیو کی طرف سے افسر رابطہ قائم کیا گیا۔ اور درپردہ یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ ذرا خیال رکھنا یہ واقعی فلم بنانے آئے ہیں یا فلم کے پردے میں کسی اور مشن پر ہیں۔

اس ٹیم نے جی ایچ کیو کی بریفنگ کے بعد اپنے دورے کا آغاز ڈویژن ہیڈ کوارٹر مری سے کرنا تھا اور سیز فائر لائن کے ساتھ ساتھ ایک ہفتے تک اپنا سفر مکمل کرنا تھا۔ میں حسب معمول ایک دن پہلے ڈویژن ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ جی او سی میجر جنرل اختر حسین ملک نے مجھے فوراً پہچان لیا۔ بڑے تپاک سے ملے اور اپنے ساتھ ٹی بریک میں لے گئے جہاں انہوں نے اپنے افسروں سے میرا تعارف کرایا اور میرے متعلق کئی ایسے تعریفی جملے کہہ ڈالے جن کا میں مستحق نہ تھا۔

چائے کے بعد ان کی آپریشنل بریفنگ تھی۔ جنرل صاحب نے فرمایا کہ ''آج آپ کوئی اور امپارٹنٹ کام نہیں کر رہے تو آیئے ہماری بریفنگ Attend کریجئے'' میں نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ یہ دعوت قبول کر لی۔ حیرت اس واقع پر کہ ایک نووارد کپتان کو اتنی خفیہ میٹنگ میں بلوایا اور مسرت اس بات کی کہ مجھے بھی رازہائے دروں کے اہل سمجھا گیا ہے۔ بریفنگ شروع ہوئی جو میں نے خاصی توجہ سے سنی آخر میں سوال وجواب شروع ہوئے تو ایک آفیسر نے کہا ''سر، سیز فائر لائن پر بھارتی فائرنگ کا منہ توڑ جواب تو ہم بھی دے سکتے ہیں مگر اقوام متحدہ کے مبصر ہیں جو خلاف ورزیوں کی گنتی رکھتے جاتے ہیں اور پھر جی ایچ کیو ہماری بازپرس کرتا ہے کہ ہم نے اتنی Ceasefire Violations کیوں کیں''۔

جنرل اختر حسین ملک کا جواب جرنیلی انچ کا حامل تھا، انہوں نے فرمایا:

''میں نے آپ کو یہ کام سونپ رکھا ہے کہ سیز فائر لائن کو ٹھنڈا نہ پڑنے دو۔ یہ بین الاقوامی سرحد نہیں۔ سیز فائر لائن ہے۔ اسے ہر وقت Hot رکھو۔ جی ایچ کیو کو جواب دینا آپ کا نہیں، میرا کام ہے، میں اس سے نپٹ لوں گا''۔

جنرل اختر حسین ملک سے یہ میری دوسری ملاقات تھی۔ **میرا تاثر یہ تھا کہ یہ فوجی لیڈر غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ یہ لکیر کا فقیر نہیں کچھ کر گزرنے کا ملکہ رکھتا ہے اسے آئندہ سالوں میں نظر میں رکھنا چاہئے کہ اس کی ابلتی ہوئی صلاحیتیں کس طرف اظہار پاتی ہیں۔**

اگلی صبح امریکی ٹیم آگئی۔ جنرل ملک نے خود ان کی بریفنگ کی ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور خاطر تواضع کے بعد انہیں مظفر آباد روانہ کر دیا کہ جاؤ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو، ہم نے آپ کے دورے کے سارے انتظامات مکمل کر دیئے ہیں''۔ مہمان بھی ان کی فراخدلانہ سوچ اور رویے سے خاصے مرعوب ہوئے۔

میں نے ان کے ساتھ سات دن تک سفر کیا، سڑکوں کی حالت آج بھی اچھی نہیں ان دنوں تو بالکل ابتر تھی، بہت دھکے کھائے، بہت سی خاک پھانکی، لیکن جہاں بھی رات کو قیام کیا۔ فوج کے انتظامات کو آرام دہ پایا، نہانے کے لئے گرم پانی، سونے کے لئے نرم بستر عمدہ کھانا، عمدہ گفتگو، میزبان سراپا خدمت مہمان سراپا تشکر!

چلتے چلتے ہم مظفر آباد اور کوٹلی کے درمیان جہیرہ نامی ایک جگہ پر پہنچے تو بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کے باہر درختوں کی چھاؤں میں ایک کلاس لگی ہوئی تھی۔ پڑھنے والے سارے سویلین حضرات تھے اور ان کو پڑھانے والا ایک فوجی انسٹرکٹر تھا، سامنے سٹینڈ پر ایک بلیک بورڈ آویزاں تھا۔ جس پر لکھا تھا Ambush یعنی شب خون مارنے کے طریقے ہمیں آتا دیکھ کر ہوشیار انسٹرکٹر نے فوراً چاک سے لکھا ہوا یہ لفظ مٹا دیا۔ مہمان گزرتے گزرتے وہاں رک گئے۔ ایک نے پوچھا کس چیز کا سبق دیا جا رہا ہے۔ این سی او نے جواب دیا ملیریا پریکاشن (Malaria Precaution) امریکی نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا'' معلوم ہوتا ہے اس علاقے میں مچھر بہت ہوتے ہیں'' مقامی بریگیڈیئر نے کہا ''جی ہاں مچھر بہت ہوتے ہیں''۔ دراصل امریکی مہمان نے بورڈ پر Ambush کے الفاظ پڑھ لئے تھے کیونکہ وہ پوری طرح مٹے نہیں تھے۔

(سلیوٹ ص 50 تا 53 مکتبہ سرمد۔ راولپنڈی)

عسکری ذہانت

مقبوضہ کشمیر میں ہماری یہ بالواسطہ جنگ جاری تھی کہ ہندوستان نے براہ راست پاکستان پر حملہ کر دیا۔ بڑوں کی بڑائی اور کسی سپر پاور کی مفروضہ یقین دہانی دھری کی دھری رہ گئی اور لالے کے ہاتھوں لاہور کو بچانے کے لالے پڑ گئے۔ ہم نے دبی دبی زبان میں سنا کہ مقبوضہ کشمیر والی سکیم درحقیقت دو ہم مشرب دوستوں یعنی ذوالفقار علی بھٹو اور میجر جنرل اختر حسین ملک کی تیار کردہ تھی، ایک کی سیاسی بصیرت اور دوسرے کی عسکری ذہانت نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ جونہی باہر سے تھوڑی تحریک ہوگی مقبوضہ کشمیر کے لوگ ہندوستان کے استعماری تسلط کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کی آواز صدائے کشمیر کے ذریعے۔ اور ریڈیو پاکستان اور دیگر دوست ممالک کے ذریعے۔ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے گی جس سے مجاہدین کشمیر کی حمایت میں بین الاقوامی فضا پیدا ہوگی۔ اور بالآخر مقبوضہ کشمیر غلامی کی زنجیریں توڑ کر پاکستان کے ساتھ مل جائے گا۔ پتہ نہیں اس خواب میں حقیقت کا رنگ کتنا تھا لیکن یہ خواب یقیناً بہت سے پاکستانیوں کی امنگوں کا آئینہ دار تھا۔

(سلیوٹ ص78)

کی وجہ سے انہوں نے کپڑے اتار رکھے تھے۔ بہر حال جب انہیں اپنی جان بچانے اور پاجامے سنبھالنے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑا تو انہوں نے زیادہ قیمتی چیز کا انتخاب کیا حالانکہ کہتے ہیں بنیا بڑا مادہ پرست ہوتا ہے۔

(سلیوٹ ص69،70)

افتخار کا وار

سید ضمیر جعفری کی نظم سے چند اشعار:

بٹے کی دال ابل کے سر دشت آگئی
موجود تھا وہاں بھی مسلماں کا گرم میٹ
جب بڑھ کے ایک وار کیا افتخار نے
اور غازیان پاک نے کی دھم سے مار پیٹ
دھوتی جو ران پر تھی وہ رن میں پڑی رہی
اتنا بڑا فلاپ تھا، جتنا بڑا فلیٹ
اوسان یوں خطا کہ پکوڑا نہ چکھ سکے
بھجڑ کچھ اس طرح کا اولمپک میں کوئی ہیٹ
بھارت کے سورماؤں کی درگت کا سلسلہ
نیفے سے جو چلا تھا ہوا کچھ میں کمپلیٹ
چھ فٹ کے "نادروں" سے نہ الجھو نہال چند!
وہ شیر لئن شیر ہے، تو چاٹ اور چیٹ
واقف ہیں غازیوں کی دھمک سے ترے بزرگ
بازو ہیں تیغ تیز تو سینہ ہے کنکریٹ

(سلیوٹ ص71)

ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''میں نے دنیا میں بہت سے حالات دیکھے ہیں غریبی امیری، امیر ہو کر غریب ہونا اور غریب ہو کر پھر امیر ہونا دیکھا۔ سوا روپیہ ماہوار کی آمدن بھی دیکھی اور ہزار ہا روپیہ کی۔ دونوں حالات میں خدا کے فضل سے یکساں خوشحال رہا...... بعض لوگ یوں کفران نعمت کرتے ہیں کہ انعامات الٰہی کو انعام ہی نہیں سمجھتے۔ ایک عورت مجھ سے کہنے لگی خدا نے جو کچھ مجھے دیا تھا۔ سب کچھ لے لیا۔ میں نے کہا۔ کیا تمہاری آنکھیں نہیں، کان نہیں، ناک نہیں، ہاتھ نہیں، پاؤں نہیں، اس پر وہ بہت شرمندہ ہوئی۔''

(حقائق الفرقان جلد دوم ص138)

بہادر سپوت

جس طرح ہندوستان نے 19 سال بعد 1984 کے اوائل میں چپکے سے سیاچین گلیشئر کے متنازعہ علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اسی طرح اپریل 1965ء میں بھارتی فوجیں چپکے سے بیاربیٹ کے علاقے میں گھس آئیں۔ 26 اپریل کو پاکستان آرمی کے مقامی دستے نے انہیں وہاں سے نکالنے کی کوشش کی تو وہ مورچہ بند ہو کر ڈٹ گئے اور گولیاں اور گولے برسانے لگے۔ یہی تو انداز ہوتے ہیں جھگڑے کو بڑھانے کے چنانچہ بات بڑھ گئی۔ پاکستان نے اس علاقے میں تعینات بریگیڈ کو جس کی کمان میرے ضلع (گجرات) کے ایک بہادر سپوت بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ کر رہے تھے دشمن کو وہاں سے نکال پھینکنے کا مشن دیا، بریگیڈیئر جنجوعہ نے جوابی حملے کا پلان بنایا اور پوری پیشہ وارانہ مہارت کے ساتھ دشمن پر حملہ کر دیا، حملہ اتنا زور دار اور ایمان افروز تھا کہ دشمن اس کے آگے نہ ٹھہر سکا، وہاں پر متعین بھارت کے 50 پیرا بریگیڈ کے افسر اور سپاہی اپنی جانیں بچا کر بھاگ گئے۔ کچھ کام بھی آئے۔ بعض تو جلدی میں اپنے پاجامے اور جوتے بھی چھوڑ گئے۔ چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ عقبی مورچوں میں غالباً گرمی

کپاس کی چنائی ۔۔ احتیاطی تدابیر

ہمارے ہاں اعلیٰ معیار کی کپاس پیدا کی جاتی ہے لیکن چنائی کے دوران اور منڈی یا جننگ فیکٹری میں لے جاتے وقت احتیاط نہ کرنے سے کپاس آلودہ ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے مقامی طور پر بھی اس کی قیمت کم لگتی ہے نیز روئی اور اس کی مصنوعات کی برآمد سے زر مبادلہ بھی کم ملتا ہے۔ آلودگی سے پاک کپاس حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ چنائی، نقل و حمل اور جننگ کے طریقوں سے بہتری پیدا کی جائے تاکہ ملکی کپاس اور اس کی مصنوعات سے زیادہ آمدنی اور زر مبادلہ کمایا جاسکے۔

چنائی: 1۔ چنائی اس وقت شروع کرنی چاہئے جب 50 فیصد سے زیادہ ٹینڈے پوری طرح پک کر کھل جائیں تاکہ اعلیٰ معیار کی کپاس دستیاب ہو سکے۔

2۔ چنائی شروع کرنے کا موزوں ترین وقت صبح 10 بجے کا ہوتا ہے جس وقت کھلے ہوئے ٹینڈوں پر سے رات کی شبنم اڑ جائے تاکہ کپاس بدرنگ نہ ہونے پائے اور نمی کی وجہ سے جننگ کے دوران مشکلات کا سامنا بھی نہ ہو۔

3۔ چنائی کرنے والی عورتیں سر پر سوتی دوپٹہ لیں اور سر کو اچھی طرح ڈھانپ لیں تاکہ سر سے بال گر کر پھٹی میں شامل نہ ہو جائیں۔ چنائی کے لئے صرف سوتی کپڑا استعمال کریں۔

4۔ چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کی چنائی کرتے جائیں تاکہ نیچے کے ٹینڈے اوپر کے ٹینڈوں کی پتیوں، چھڑیوں یا کسی دوسری چیز کے گرنے سے محفوظ رہیں۔

5۔ چنائی کرنے والوں کو چاہئے کہ ٹینڈوں سے کپاس کو پوری طرح نکال لیں اور تربیت یافتہ سپروائزروں کی نگرانی میں قطار بنا کر ایک طرف سے چنائی شروع کریں اس طریقے سے سپروائزر کو ان کی نگرانی کرنے اور انہیں ہدایات دینے میں آسانی ہوگی۔

6۔ چنائی کے دوران چنی ہوئی پھٹی کو صاف اور خشک کپڑے پر رکھا جائے اور اس کے بعد صاف اور خشک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تاکہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔

7۔ کپاس کی دو چنائیوں کا درمیانی وقفہ کم از کم 15 سے 20 دن ہونا چاہئے جلدی جلدی چنائی کرنے سے غیر معیاری اور کچا ریشہ حاصل ہوتا ہے۔ ایسی روئی عالمی منڈی میں کم قیمت میں فروخت ہوتی ہے۔

8۔ کپاس کو صرف کپاس کے سوت سے بنے ہوئے کپڑے کے بوروں میں ہی رکھیں۔ سلائی کیلئے صرف سوتی ڈوری استعمال کی جائے۔ یاد رکھیں پٹ سن کے بورے، پٹ سن کی ڈوری اور پولی پروپلین کے بورے کا استعمال منع ہے۔

9۔ سوتی بوروں میں روئی بھرنے سے پہلے ناکارہ اور نیم پختہ ٹینڈوں کو نکال دینا چاہئے تاکہ روئی کا معیار بہتر ہو سکے۔

10۔ چنائی کرنے والوں کو اجرت روئی کی مقدار کے ساتھ ساتھ اس کی صفائی اور ستھرائی کی بنیاد پر دی جائے یا تربیت یافتہ سپروائزر کے زیر نگرانی اجرت دی جائے تاکہ چنائی کرنے والے روئی کے معیار پر توجہ دیں اور صرف مقدار کو اجرت کی کسوٹی نہ بنائیں۔

11۔ چنی ہوئی کپاس میں نمی، کچے ٹینڈے، ٹینڈوں کے ٹکڑے، رسیاں، سوتلی، بال وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔

ذخیرہ: 1۔ کپاس کی چنائی کر کے اسے صاف ستھری اور اونچی جگہ پر رکھیں۔

2۔ کپاس کی آخری چنائی کی پھٹی علیحدہ رکھی جائے کیونکہ یہ اعلیٰ معیار کی نہیں ہوتی اگر یہ پھٹی پہلی چنائیوں میں ملا دی جائے تو تمام پھٹی کا معیار گر جائے گا۔

3۔ کپاس کی مختلف اقسام کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔

4۔ کپاس کے لئے گودام بالکل خشک، صاف اور ہوا دار ہونے چاہئیں۔

5۔ پھٹی کے بڑے بڑے ڈھیر نہ لگائیں۔ پھٹی کا ایک ڈھیر 100 من سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

6۔ اگر پھٹی کے ڈھیر کھلے آسمان کے نیچے لگائے گئے ہوں تو بارش کی صورت میں ان کو سوتی ترپال سے ڈھانپ دیں جب بارش بند ہو جائے ترپال اتار دیں۔

7۔ کپاس کو زیادہ دیر تک گودام میں نہ رکھا جائے کیونکہ اس سے کپاس کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

ترسیل:

1۔ کپاس کی ترسیل صرف اور صرف کپڑے کے بوروں میں کریں۔ پٹ سن کا بورا، پٹ سن کی ڈوری اور پولی پروپلین کا بورا استعمال کرنا منع ہے۔

2۔ کپاس کی ترسیل اگر ٹرالی میں کرنی ہو تو ٹرالی اچھی طرح سوتی کپڑے سے ڈھانپ لیں۔

3۔ کپاس کی سٹوریج اور ترسیل کے دوران سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں تاکہ آگ لگنے کے حادثے کا امکان نہ رہے۔

آڑھتی حضرات اور جننگ فیکٹری مالکان کی ذمہ داریاں

1۔ کپاس کے تاجروں کو چاہئے کہ منڈی میں پھٹی کی فروخت اور سٹوریج کیلئے اونچے پلیٹ فارم بنائیں۔

2۔ پھٹی کو گرد و غبار اور دوسری آلائشوں سے بچا کر رکھیں۔

3۔ پٹ سن کے بوروں اور کھاد کی خالی بوریوں کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

4۔ جننگ فیکٹریوں میں پلیٹ فارم صاف ستھرے رکھیں۔ جننگ کے عمل میں مختلف مراحل پر بیرونی آلائشوں کو ہاتھ سے نکالتے رہیں۔

5۔ روئی کے گانٹھوں کو سوتی کپڑے سے لپیٹیں۔

6۔ معقول منافع کیلئے صرف کپاس کی پیداوار میں اضافہ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ پیدا شدہ کپاس کے معیار کو برقرار رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 26 اگست 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالواسع صاحب آف کینیڈا حال دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 4 ستمبر 2002ء بروز بدھ ربوہ میں اڑھائی سال بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر 55 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ آپ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی ہمشیرہ تھیں۔ پسماندگان میں آپ نے دو بیٹے مکرم راجہ عبدالرؤف صاحب اور مکرم راجہ عبدالقدوس صاحب چھوڑے ہیں۔ دونوں بیٹے شادی شدہ ہیں اور کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سعید احمد سعید صاحب بابت ترکہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ)

مکرم سعید احمد صاحب سعید آف چاہ بوہڑ والا ملتان نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ پلاٹ نمبر 15/23 دارالیمن (کل رقبہ ایک کنال) میں سے ان کے خاوند مکرم محمد صدیق صاحب کا حصہ 10 مرلے تھا۔ جس میں سے ان کی بیوہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ کو 1/8 حصہ ملا۔ اب یہ حصہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم سعید احمد سعید صاحب (بیٹا)
(2) مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ امتہ الحی صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم مختار احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس منتقلی پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خون کا عطیہ دیکر قیمتی جانیں بچائیں۔

معلومات درکار ہیں

مکرم اکرام اللہ جوئیہ صاحب مربی سلسلہ دارالسلام تنزانیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار اپنے دادا محترم ملک نور محمد صاحب جوئیہ اور والد محترم ملک محمد شیر صاحب جوئیہ کے حالات زندگی مدون کر رہا ہے اگر کسی دوست یا بہن کے پاس ان کی سیرت کا کوئی واقعہ، تحریر یا تصویر ہو تو مہربانی فرما کر درج ذیل ایڈریس پر ارسال فرمائیں

اکرام اللہ جوئیہ پوسٹ بکس نمبر 376 دارالسلام تنزانیہ
ای میل ایڈریس akramjoyia@yahoo.com
فون 255-744831285 فیکس 255-022-2121744
ڈاکٹر شفقت اللہ جوئیہ چک نمبر 152 شمالی سرگودھا۔
111 بی کوارٹر تحریک جدید عقب جدید پریس ربوہ
فون: 04524-214480
shafqatjoyea@yahoo.com

پتہ درکار ہے

مکرم حفیظ الدین صاحب ولد علم دین صاحب وصیت نمبر 24118 نے مورخہ 31 جنوری 1983ء کو اسلام آباد سے وصیت کی تھی موصی کے بارے میں مورخہ 23 جنوری 1997ء کو علم ہوا کہ موصی امریکہ چلے گئے ہیں دفتر ہذا نے ان سے امریکہ کے ایڈریس پر رابطہ کیا لیکن تا حال ان سے رابطہ نہیں ہو رہا ان کے موجودہ ایڈریس کے متعلق اگر کسی دوست یا رشتہ دار کو علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

آپ کی صحت کا صدقہ

نادار اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے ذریعہ سے آپ جہاں دکھی انسانیت کی خدمت کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں وہاں آپ اس کار خیر کی بدولت اپنی صحت کی پیشگی حفاظت اور اس کیلئے صدقہ کا موقع بھی پیدا کر رہے ہونگے۔

فضل عمر ہسپتال سے ہر سال ہزاروں مستحق اور نادار مریضان مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے سے یہ سلسلہ سب کیلئے جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ آپ کے عطیات سے نادار مریض مفت علاج کی سہولت حاصل کر کے آپ کیلئے دعا گو ہونگے۔ دل کھول کر اس مد میں عطیات ارسال فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراقی پیشکش نامنظور جوہانسبرگ۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی کے بارے میں عراقی پیشکش مسترد کرتے ہوئے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ صدر جارج بش عراقی صدر صدام حسین سے نمٹنے کیلئے جلد فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اقوام متحدہ کی سربراہ کانفرنس میں شرکت کیلئے آئے ہوئے کولن پاول نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ عراقی نائب وزیراعظم طارق عزیز کی یہ پیشکش پرانی ہے۔ عراق کا یہ موقف کہ اس کے پاس مہلک ہتھیار نہیں بالکل احمقانہ ہے واضح رہے کہ جوہانسبرگ میں ہونے والی کانفرنس میں طارق عزیز بھی شرکت کر رہے ہیں انہوں نے پیشکش کی تھی کہ عراق اسلحہ انسپکٹروں کی واپسی کے حوالے سے بات چیت کیلئے تیار ہے۔ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ تباہ کن ہتھیاروں کی تیاری کے ہمارے پاس ثبوت ہیں۔ اگر عراق نے اسلحہ انسپکٹروں کو غیر مشروط طور پر نہ بلایا تو امریکی کارروائی کی حمایت کرینگے۔

عراق پر حملے کی مخالفت جرمنی کے وزیر خارجہ نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ عراق پر حملے کی صورت میں امریکہ کو ویت نام جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدام حسین کو ہٹانے کیلئے عراق پر طویل قبضہ برقرار رکھنا ہوگا۔ 1991ء کی خلیج جنگ میں بش سینئر کو اس نکتے پر واپس پلٹنا پڑا تھا۔ اے ایف پی کے مطابق آسٹریلوی وزیراعظم نے بھی کہا ہے کہ عراق پر حملے کیلئے آسٹریلوی فوج بھیجنے سے پہلے یقین دہانی چاہوں گا کہ ہر اقدام واقعی قومی مفاد میں ہے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ خاویئر سلانہ نے کہا کہ یورپی یونین عراق پر حملے کے خلاف ہے۔

افغانستان میں نئی کرنسی افغانستان نے نئی کرنسی کے نوٹ جاری کر دیئے ہیں جو پرانی افغان کرنسی کی جگہ لیں گے۔ نئے نوٹ کی قیمت پرانے ہزار افغانی کے برابر ہوگی۔ نوٹ جرمنی میں چھپنے کے بعد کابل میں رائج کر دیئے گئے ہیں۔

اسرائیلی فوج کے حملے فلسطینی علاقوں میں نئے تعلیمی سال کے پہلے روز اسرائیلی حملے میں 3 فلسطینی بچے جاں بحق ہو گئے۔ کئی فلسطینی علاقوں میں کرفیو کی وجہ سے سکول بند کر دیئے گئے۔ مختلف علاقوں سے متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

روس کے خصوصی نمائندہ کا دورہ مصر مشرق وسطیٰ کے لئے روس کا خصوصی نمائندہ مصر پہنچا اور مصر میں 22 رکنی عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عمرو موسیٰ سے ملاقات کی اور کہا کہ عراق کے خلاف امریکہ کی مجوزہ کارروائی کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ اور حملے کے خلاف ہیں۔

افغان اپنی حفاظت خود کریں فرانسیسی وزیر خارجہ نے افغانی صدر حامد کرزئی اور افغان وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی فوج کے قیام میں توسیع کی بجائے افغان عوام خود اپنی حفاظت کریں۔ افغان فوجیوں کو تربیت دینے کیلئے تیار ہیں اور افغانستان کی تعمیر نو میں مدد جاری رکھیں گے۔

امریکہ ذمہ دار ہے برطانیہ، فرانس، اٹلی، جرمنی، ہالینڈ اور پولینڈ کے عوام کا خیال ہے کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی کو 11 ستمبر کے واقعات کا ذمہ دار قرار دینا چاہئے۔ شکاگو کی خارجہ تعلقات کونسل اور مارشل فنڈز کی جانب سے کئے گئے سروے کے مطابق ان 6 یورپی ممالک کے عوام مشرق وسطیٰ کی صورتحال میں امریکی طرز عمل کے سخت مخالف ہیں۔ سروے کے مطابق فرانسیسی عوام نے سب سے زیادہ امریکہ خارجہ پالیسی پر تنقید کی۔

عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس عراق پر ممکنہ امریکی حملہ کے پیش نظر عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس قاہرہ میں شروع ہو گیا ہے۔ اجلاس میں اسرائیل فلسطینی تنازع اور سوڈان میں خانہ جنگی کے خاتمہ کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

وسطی امریکہ میں خشک سالی خوراک کے بین الاقوامی ادارے نے خبردار کیا ہے کہ وسطی امریکہ خشک سالی اور قحط کا شکار ہے اگر اسے بروقت امداد فراہم نہ کی گئی تو لاکھوں افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ وسطی امریکہ گزشتہ دو سال سے خشک سالی کی لپیٹ میں ہے۔ پانی کے ذخائر سینکڑوں فٹ نیچے تک چلے گئے ہیں۔

33 کان کن ہلاک چین میں کوئلے کی کان میں گیس دھماکہ سے 33 کان کن ہلاک ہو گئے۔ حادثے کے وقت 55 کان کن موجود تھے۔ پندرہ کو زندہ بچا لیا گیا۔

قابض امریکی فوج نکل جائے افغان مجاہدین کے سابق رہنما گلبدین حکمت یار نے جو امریکی حکام کو مطلوب ہیں۔ افغانستان سے امریکی اور دیگر غیر ملکی افواج کے انخلا کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کرنے والوں کے ساتھ ہوں، امریکی فوج افغانستان میں نسلی منافرت کو ہوا دے رہی ہے اور پشتونوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ سوا لاکھ روسی فوج مجاہدین کو شکست نہیں دے سکی تو پندرہ ہزار امریکی فوج بھی زیادہ دیر قابض نہیں رہ سکتی۔

جنوبی کوریا میں چرچ پر حملہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول میں ایک شخص نے چرچ پر حملہ کر کے 9 بچوں کو لہولہان کر دیا۔ ایک بچہ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ گیا جبکہ تین بچوں کی حالت نازک ہے۔ یہ بچے چرچ کی کنٹین میں کھانا کھا رہے تھے۔

لبنانی فوج اور ابوندال گروپ میں جھڑپ

لبنانی فوج اور ابوندال گروپ میں جھڑپ کی وجہ سے 3 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ اور 11 فلسطینی زخمی ہوئے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	6-ستمبر	زوال آفتاب :	1-07
جمعہ	6-ستمبر	غروب آفتاب :	7-29
ہفتہ	7-ستمبر	طلوع فجر :	5-22
ہفتہ	7-ستمبر	طلوع آفتاب :	6-45

مسئلہ کشمیر بین الاقوامی ایجنڈے پر ہے

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج نے کہا ہے کہ کشمیر آج جس طرح بین الاقوامی ایجنڈے پر ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھا اور عالمی برادری میں اس تنازع کے طے نہ ہونے پر گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کی دعوت پر امریکہ کا دورہ کرنے والے پاکستانی اخبارات کے ایڈیٹروں اور سینئر نامہ نگاروں کی ایک ٹیم کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تنازع کشمیر کو حل کرنے کیلئے مفاہمت کی فضا پیدا کرنے کی غرض سے روس، برطانیہ، سویڈن، چین اور جرمنی جیسے دنیا کے ہیوی ویٹ ممالک امریکہ کے ساتھ مل کر کوششیں کررہے ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ اس مسئلے کو دونوں فریقوں نے مل کر ہی طے کرنا ہے۔

امریکہ کی طرف سے نئے امدادی پیکج

رچرڈ آرمیٹج نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایک ارب ڈالر کے قرضوں کی ادائیگی میں سہولت دی ہے اور امدادی پیکج کے تحت اسے 60 کروڑ ڈالر دیئے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ امریکی کانگرس پاکستان کیلئے ایک اور امدادی پیکج تیار کررہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس امدادی پیکج سے پاکستان کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ پاکستان کو ایف سولہ طیاروں کی فراہمی سمیت دوسری فوجی امداد کے بارے میں نائب وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ جب تک پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی ختم نہیں ہوتی امریکہ دونوں میں سے کسی بھی ملک کو ایڈوانس فوجی ٹیکنالوجی منتقل نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا امریکہ اور پاکستان کے درمیان فوج سے فوج کی سطح پر تعاون جاری ہے اور پاکستانی فوجی افسروں کو امریکہ میں ٹریننگ دینے کا عمل دوبارہ شروع کردیا جائے گا۔

بے نظیر بارگین کی درخواست دیں

چیئرمین نیب جنرل منیر حفیظ نے کہا ہے کہ اگر سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور دیگر لوگ ایڈمرل منصور الحق کی طرح بارگین کی درخواست دینگے تو نیب ان پر غور کرے گا۔ انہوں نے اس تاثر کو سختی سے مسترد کردیا کہ نیب نے کسی بدعنوان کے ساتھ سودے بازی کی ہے ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نیب کی وجہ سے ملک میں بڑے پیمانے پر بہتری آئی ہے۔ ملک میں کاروبار پر کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ کاروبار کیلئے مزید اچھا ماحول پیدا ہوگیا ہے نیب کے سربراہ نے کہا کہ اب تک بدعنوان اور بنکوں کے نادہندگان سے 70 ارب روپے واپس لے لئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ملکی معیشت میں بہتری آئی ہے۔

حق نواز جھنگوی کا بیٹا قتل

کالعدم سپاہ صحابہ کے بانی حق نواز جھنگوی کے بیٹے اظہار الحق جھنگوی کو کراچی میں فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا۔ ان کی لاش سہراب گوٹھ میں تھانہ نور جہاں کے علاقہ عثمان غنی کالونی کے قبرستان کے قریب سے ملی۔ لیکن شناخت نہ ہونے کی وجہ سے مردہ خانہ میں رکھ دی گئی۔ شناخت کے بعد لاش کو جھنگ بھجوانے کے انتظامات کئے گئے۔ 22 سالہ اظہار الحق کے قتل کی اطلاع ملتے ہی جھنگ میں خوف وہراس پھیل گیا لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور شہر میں ہڑتال کردی گئی۔

بدمعاشوں اور قاتلوں کے خلاف گورنر ہاؤس میں سیل کا قیام

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ عوام کو بلا امتیاز انصاف فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ انصاف دینے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ کہ کسی گورنر یا وزیر اعلیٰ کو مداخلت کرنا پڑے ہم لوگوں کو انصاف بطور سسٹم فراہم کرتے ہیں۔ گورنر نے سنگین جرائم میں ملوث قاتلوں، ڈاکوؤں، قبضہ گروپوں، غنڈوں اور بدمعاشوں کے خلاف فوری کارروائی کیلئے گورنر ہاؤس میں ایک الگ سیل قائم کرنے کا اعلان کیا۔ جس میں پولیس اور مدعی اپنا مؤقف بیان کرینگے۔

کاغذات وصول کرنے سے انکار

شریف فیملی کے وکیل نے کہا ہے کہ حکمران شریف فیملی کی دشمنی میں عدلیہ جیسے ادارے کے وقار کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا قومی اسمبلی کے حلقہ 120 سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف کے کاغذات واپس لینے میں رکاوٹیں کھڑی کررہی ہے اور جدہ میں پاکستانی قونصلیٹ نے دستبرداری کی تصدیق کیلئے نواز شریف کے کاغذات وصول کرنے سے انکار کردیا ہے۔

عوام احتساب کریں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ لوگوں کو پانی، تعلیم، صحت، زراعت، مواصلات، بجلی اور سڑکوں کی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے حکومت خلوص نیت سے کام کررہی ہے۔ بے روزگاری مہنگائی، ملاوٹ دہشت گردی اور غربت کے خاتمے کیلئے انقلابی اقدامات اٹھارہی ہے۔ 15-اکتوبر تک 50 ہزار لوگوں کو صوبے بھر میں سرکاری ملازمتیں دی جائیں گی۔ 2-ارب 84 کروڑ روپے کی مالی امداد ایک لاکھ 20 ہزار افراد کو دی جائے گی۔ ایک لاکھ بے گھر افراد کو گھر، 25 ہزار بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری اراضی اور ایک لاکھ کچی آبادی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائینگے۔ موجودہ حکومت عوام کے ووٹوں سے وجود میں نہیں آئی لیکن عوام کے دلوں کی دھڑکنیں تو محسوس کرسکتی ہے۔

روپے کے مقابلے میں ڈالر میں 14 فیصد کمی

امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کو تقریباً ایک سال ہو گیا ہے۔ اس کے بعد پاکستانی تاریخ میں پہلی مرتبہ ڈالر کی قدر میں ایک سال میں 14 فیصد کمی ہوئی۔ جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر دوگنا ہوگئے۔ ڈالر کی قدر میں کمی کے باوجود درآمدی کھانے کے تیل اور پٹرولیم مصنوعات کے نرخ کم نہ ہوسکے زرمبادلہ کے ذخائر عوام کی قوت خرید نہ بڑھا سکے۔ 11 ستمبر 2001ء کے بعد ڈالر کا نرخ 68 روپے سے کم ہوکر 59.30 روپے تک ہوگیا ہے جس کے بعد درآمدی اشیاء کے نرخ میں بھی اسی تناسب سے کمی ہونی چاہئے تھی۔ جو نہ ہوسکی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے داخلہ فارم جمع کرانے کی تاریخ میں توسیع

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے سمسٹر خزاں 2002ء کے لئے ملک بھر میں جاری میٹرک سے پی ایچ ڈی تک کے کسی بھی پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ میں 5 اکتوبر 2002ء تک توسیع کردی ہے۔

2001ء میں سزائے موت پانے والے افراد

ہیومین رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ریکارڈ کے مطابق سال 2001ء میں پاکستان میں 591 افراد کو سزائے موت دی گئی۔ جبکہ 2000ء میں یہ تعداد 749 اور 1999ء میں 731 تھی۔ مارچ میں 18 مقدمات میں 22-افراد کو۔ اپریل میں 34 مقدمات میں 53 افراد کو، مئی میں 30 مقدمات میں 43 افراد کو سزائے موت دی گئی اس عرصہ میں 85 مقدمات کا فیصلہ سیشن کورٹ اور 22 مقدمات کی سزا خصوصی عدالت میں دی گئی۔ قیدیوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ ساہیوال جیل میں 400 کے لگ بھگ افراد سزائے موت کے منتظر ہیں۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع فیصل آباد کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(1) توسیع اشاعت الفضل

(2) الفضل کا چندہ اور بقایا جات کی وصولی

(3) اشتہارات کی ترغیب

امراء۔ صدران، مربیان اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

پروپرائٹر:۔ غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان 213649 فون رہائش 211649

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

دلہن جیولرز

ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے۔

Dulhan Jewellers

1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.

Tel:042-6684032 Mobile:0300-9491442

پروپرائٹر: میاں صغیر اینڈ برادرز

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

ھوالشافی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کاوچی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور

سکول یونیفارم: (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کیلئے۔)

شہزاد گارمنٹس

محسن بازار، اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ فون: 212039

پکوان مرکز

ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔

گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس

گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61